وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡهِمۡ

دوسرا ایڈیشن

شانِ محبوبی کے پھول



تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

پھول نمبر 6 اور 7 ضرور پڑھ لیں۔ صفحہ نمبر 16 تا 34

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔ فون: 2602292-41-92 +

www.tablighulislam.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم . نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ سید العالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

اما بعد!

تمہید ۱

اس کتاب (شان محبوبی کے پھول) کی تصنیف واشاعت کا مقصد کسی پر کیچڑ اچھالنا نہیں نہ ہی کسی کی دل شکنی اور نہ ہی فرقہ بندی کو ہوا دینا ہے بلکہ مقصد صرف اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خیر خواہی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان اسے پڑھ کر اپنے نظریات درست کر کے اپنی قبر کو جنت کا باغ بنا لے۔ اور قیامت کے دن خراماں خراماں جنت پہنچ جائے

تمہید ۲

خلیفہ کا معنی ہے نائب جو کہ حاکم کی نیابت میں اس حاکم کے احکامات نافذ کرے۔

اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: انی جاعل فی الارض خلیفة. اے فرشتو! میں زمین پر اپنا ایک نائب بھیجنے والا ہوں جو میری نیابت میں یعنی میرا نائب ہو کر میرے حکم نافذ کرے گا۔

چنانچہ تفسیر جلالین میں ہے انی جا عل فی الا رض خلیفة یخلفنی فی تنفیذ احکا می فیھا. ﴿تفسیر جلالین﴾

اے فرشتو! میں زمین میں اپنا نائب مقرر کرنے والا ہوں جو کہ میرے احکام میری زمین میں نافذ کرے گا۔

اور تفسیر مدارک میں ہے فھو من یخلف غیرہ .﴿مدارک﴾

خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے کا نائب ہو۔

اور خلیفہ یعنی اللہ تعالیٰ کا نائب کون ہے وہ عالم اجساد کے اعتبار سے سیدنا آدم علیہ السلام ہیں اور عالم ارواح میں ﴿روحانی خلیفہ﴾ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمۃ للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

چنانچہ تفسیر صاوی میں ہے خلیفة یخلفنی فی تنفیذ احکا می فیھا فھو آدم علیہ السلام ای فھو ابو البشر و الخلیفة الا ول باعتبا ر عالم الاجساد و اما باعتبار عالم الارواح فھو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم . ﴿تفسیر صاوی﴾

یعنی اے فرشتو! میں زمین میں اپنا نائب بھیجنے والا ہوں جو کہ زمین میں میرے احکام نافذ کرے گا اور وہ کون ہیں وہ عالم اجساد کے اعتبار

سے آدم علیہ السلام ہیں لیکن عالم ارواح کے اعتبار سے زمین میں خلیفہ محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور تفسیر روح المعانی میں ہے فهو صلى الله عليه وسلم على الحقيقة الخليفة الا عظم ولو لا ه ما خلق آدم عليه السلام .

﴿تفسیر روح المعانی﴾

یعنی حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں خلیفہ اعظم ﴿نائب اکبر﴾ ہیں کیونکہ اگر وہ نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام پیدا ہی نہ کئے جاتے۔

الحاصل وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی زمین میں خلیفہ اعظم اور نائب اکبر بن کر تشریف لائے ہیں۔

﴿تمہید ۳﴾

معاملات یعنی بیع وشراء۔ نکاح وطلاق اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ہر روایت میں بڑی سخت چھان بین کرنا ہوگی لیکن فضائل میں زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں جیسے کہ سیدنا امام احمد بن حنبل ودیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے چنانچہ سیرت حلبیہ میں ہے:

وقد قال الامام احمد بن حنبل وغیرہ من الائمة اذارویٰنا فی الحلال والحرام شددنا واذا روینا فی الفضائل تساھلنا.

﴿سیرت حلبیہ جلدا﴾

یعنی سیدنا امام احمد بن حنبل ودیگر ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب ہم حلال وحرام کے معاملہ میں روایت کرتے ہیں تو خوب چھان بین کرتے ہیں اور جب ہم فضائل میں بیان کرتے ہیں تو سہولت سے کام لیتے ہیں ﴿زیادہ چھان بین نہیں کرتے﴾

الحمد للہ رب العالمین جب یہ تسلیم ہوگیا کہ ہمارے آقا سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر ہیں تو مندرجہ ذیل مضمون کو محبت کی نظر سے پڑھیں انشاء اللہ دل ایمان کی دولت سے منور و درخشندہ ہو جائے گا اور پھر ایمان پر اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے گا پھر شیطان ایمان چھین نہیں سکے گا۔ اقول وباللہ التوفیق

﴿تمہید ۴﴾

جہاں بھر میں اولین وآخرین میں سے ولیوں، غوثوں، قطبوں، نبیوں، رسولوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطاء کے بغیر کوئی

مشکل حل کر سکے یا کسی کو رزق یا اولاد دے سکے یا کوئی تصرف کر سکے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کی عطاء کے بغیر نہ کچھ کر سکتے ہیں نہ کسی کو کچھ دے سکتے ہیں یہ ذاتی شانیں ذاتی عطاء تصرف وغیرہ یہ صرف اور صرف اس ذات وحدہ' لاشریک کے لئے ہے جس کا نام پاک ہے

﴿اللہ﴾ جل جلالہ'

اور وہ جسے چاہے جتنا چاہے جو کچھ چاہے عطاء کردے کوئی روک نہیں سکتا: قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر . ﴿قرآن مجید﴾

ترجمہ: اے محبوب! آپ کہہ دیں یا اللہ تو ہی سارے ملکوں کا مالک ہے تو جسے چاہے ملک عطا کرے اور جس سے چاہے ملک لے لے یا اللہ تو جسے چاہے عزت عطا کرے ﴿جس کو چاہے غوث اعظم بنا دے جس کو چاہے داتا گنج بخش بنا دے جس کو چاہے غریب نواز بنا دے جس کو چاہے گنج شکر بنا دے﴾ یا اللہ تو جس کو چاہے ذلت دے دے تیرے دست قدرت میں

خیر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اور جو کچھ ولیوں، غوثوں، قطبوں، نبیوں، رسولوں کے پاس ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے اور حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے معجزات وتصرفات واختیارات ہیں سب اللہ رب العالمین جل جلالہٗ کی عطاء سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ذاتی ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی شان عطائی نہیں ہو سکتی اور مخلوق کی ہر شان عطائی ہے ذاتی ہو ہی نہیں سکتی۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

پڑھ کر دیکھو کتاب البرہان شریف۔

اللہ تعالیٰ سب کو دین کی صحیح سمجھ عطاء کرے اور صحیح بات کو مان لینے کی توفیق عطاء کرے۔

اب قرآن مجید سے چند روحانی پھولوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔ شاید کہ کسی کی قسمت جاگ اُٹھے اور وہ ان روحانی پھولوں کی مہک سے اپنے دل کو معطر کرلے اور خراماں خراماں جنت پہنچ جائے۔ اقول وباللہ التوفیق

پھول نمبر ۱: لاڈلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے بعد جب تک

مکہ مکرمہ میں قیام فرما رہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حکم سے خانہ کعبہ کی طرف منہ مبارک کر کے نمازیں پڑھتے رہے۔ اور جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حکم سے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے لگے۔ لیکن یہودیوں نے مسلمانوں کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ دین تو نیا نکال لیا ہے مگر ہمارے ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہو۔

ایک دن رحمت کائنات باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم محلّہ بنوسلمہ میں تشریف لے گئے اور وہاں نماز پڑھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شکایت پیش کر دی کہ یہودی ہمیں طعنے دیتے ہیں کہ دین تو نیا نکال لیا ہے مگر ہمارے ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

سید العالمین حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانا شروع کی تو خیال مبارک آیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارا قبلہ ہی بدل دے تو یہ اعتراض ہی ختم ہو جائے۔ پھر خیال مبارک آیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ابھی وحی آ جائے یہ خیال مبارک آتے ہی حبیب خدا سید العالمین ﷺ نے چہرہ مبارک اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو اسی وقت جبریل

علیہ السلام وحی لے کر آ گئے۔ قد نری تقلب وجهك فی السمآء (قرآن مجید سورۃ بقرۃ) یعنی اے میرے حبیب جب تیرا چہرہ آسمان کی طرف اٹھتا ہے تو ہم تیرے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ قد راینا نہیں یعنی ماضی کا صیغہ نہیں کہ تیرا چہرہ آسمان کی طرف اُٹھا تو ہم نے دیکھ لیا بلکہ نری صیغہ مضارع کا ہے۔ جو کہ تجدد وحدوث پر دلالت کرتا یعنی اے پیارے حبیب تیرا چہرہ جب بھی آسمان کی طرف اٹھتا ہے (تو کوئی دیکھے نہ دیکھے) ہم تیرے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کیا شان محبوبی ہے۔

والحمد لله رب العالمين . اللهم صل وسلم وبارك علے حبيبك ورسولك الذى اتخذته حبيباً فى الدنيا والآخره وعلى آله واصحابه اجمعين .

پھول نمبر ۲: اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر فرمایا فلنولينك قبلة ترضاها .

(قرآن مجید سورۃ بقرۃ)

یعنی اے میرے حبیب! ہم تیرا قبلہ وہ بنادیں گے جسے تو پسند کرے جس پر تو راضی ہو۔

ہاں ہاں ہم جانتے ہیں کہ تجھے اپنے جد امجد ابراہیم خلیل کا قبلہ پسند ہے۔ لہٰذا تو ابھی چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لے۔

سرکار نے اسی وقت یعنی نماز کے دوران ہی چہرہ مبارک خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیا اور تمام صحابہ کرام نے بھی اپنے چہرے نماز کے دوران ہی پھیر لئے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

پھول نمبر ۳: خدا تعالیٰ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ولو انھم اذظلموا انفسھم جاءُ وک. یعنی اے میرے حبیب اگر بندے گناہ کر بیٹھیں، اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ تیرے دربار آجائیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے دربار آجائیں مسجدوں میں آکر سر سجدہ میں رکھ کر گڑ گڑائیں، زاری کریں، معافی مانگیں، بلکہ فرمایا کہ اے میرے پیارے حبیب! وہ تیرے دربار آئیں۔ فاستغفروا اللہ وہ تیرے دربار آکر معافیاں مانگیں۔ واستغفرلھم الرسول اور میرے حبیب تو بھی ان کے لئے معافی کی

درخواست کردے تولوجدوا اللہ توابا رحیما. یعنی ضرور بضرور اللہ ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اوران پر رحم وکرم بھی کرے گا۔

تمثیل

بلا تشبیہ ایک کروفر والا بادشاہ ہو اس کی ریاست میں کچھ نوجوانوں نے چوریاں، ڈکیتیاں، غنڈہ گردی شروع کردی۔ تواس بادشاہ نے پولیس کوبھیجا کہ ان تخریب کاروں کوگرفتار کرکے لاؤ۔ پولیس والوں نے ان غنڈہ گردی کرنے والوں کوگرفتار کرکے حاضر کردیا اوران پر مقدمہ چل گیا۔ اس حکمران نے ایک تاریخ پران مجرموں کے متعلق فیصلہ کیا کہ ان لوگوں نے بہت تخریب کاری کی ہے لہٰذا فلاں تاریخ کوانہیں سزائے موت سنائی جائے گی۔

یہ سن کران کے ورثاء بہت گھبرائے اورسفارشیں شروع کردیں، بااثر لوگوں، ممبران اسمبلی اوروزیروں کے ذریعے، لیکن وہ حکمران نہ مانا جب وہ مایوس ہوگئے توکسی خیرخواہ نے ان کوبتایا کہ فلاں آدمی اس بادشاہ کابہت چہیتا اورلاڈلا ہے اگروہ سفارش کردے توبہت بڑی امید ہے کہ بادشاہ مان جائے گا۔ وہ ورثاءاس کے ہاں پہنچ گئے اورعرض گذار ہوئے کہ

ہمارے کچھ احباب گرفتار ہیں اور بادشاہ نے کہا ہے کہ فلاں تاریخ کو ان کو سزائے موت سنائی جائے گی لہٰذا آپ مہربانی فرما کر ہماری سفارش کر دیں تاکہ ہمارے وہ نوجوان سزائے موت سے بچ جائیں۔ یہ سن کر اس بادشاہ کے لاڈلے نے پوچھا کہ ان مجرموں نے یہ جرم کیوں کئے تو وہ بولے جناب غلطی ہوگئی نوجوانوں کا گرم خون ہے وہ غلطیاں کر بیٹھے ہیں۔ اس بادشاہ کے لاڈلے نے پوچھا کیا وہ آئندہ تو ایسی حرکتیں نہیں کریں گے۔ وہ ورثاء بولے نہ جناب آئندہ وہ کبھی ایسے غلط کام ہرگز نہیں کریں گے۔

یہ سن کر وہ بادشاہ کا لاڈلا بولا چلو، بادشاہ کے ہاں چلیں، وہ ساتھ ہولئے اور جب بادشاہ کے ہاں پہنچے تو بادشاہ اس اپنے پیارے اور چہیتے کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا اور پوچھا کہ کیسے آنا ہوا اس لاڈلے نے کہا کہ کچھ نوجوانوں نے غلطیاں اور جرم کئے ہیں اور وہ گرفتار ہیں تو اگر آپ مہربانی کریں اور ان کو معاف کردیں یہ بات سنتے ہی بادشاہ نے کہا بیک جنبش قلم سب کو معاف کیا۔ بلکہ ان کو ملازمتیں اور نوکریاں بھی دلائیں گے۔ لو جدوا الله توابا رحیما .

اللھم صل وسلم وبارک علے حبیبک رحمة للعالمین وعلے اله واصحابه اجمعین .

پھول نمبر۴: غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما. (قرآن مجید) یعنی اے پیارے حبیب! ہم نے تجھے ہر اس چیز کا علم عطاء کردیا ہے جس کا تجھے پہلے علم نہیں تھا۔

سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ العظیم

ما کے عموم نے تو سارے جھگڑے ہی ختم کر دیئے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اس چیز کا علم اپنے حبیب کو عطاء کردیا ہے۔

واقعہ

غزوۂ بدر میں جب اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لے کر گئے تو جنگ سے ایک دن پہلے وہاں نشان لگا دیئے کہ کل ابوجہل یہاں مرے گا فلاں کافر یہاں فلاں یہاں مرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فرمان ہے کہ جب جنگ ختم ہوئی تو جہاں جہاں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان لگائے تھے وہ کافر

وہیں پر مرے پڑے تھے۔ کیوں نہ ہو جبکہ اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں یہ ڈگری دے دی: وعلمک مالم تکن تعلم ۔ اے حبیب ہم نے آپ کو ہر اس چیز کا علم عطا کردیا ہے جس کا آپ کو علم نہیں تھا۔

واقعہ

اسی جنگ بدر کے بعد کفار مکہ میں سے عمیر اور صفوان حطیم کعبہ میں بیٹھے ہوئے اسی جنگ بدر کی باتیں کررہے ہیں اور ہمارے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں پھر جب عمیر مدینہ منورہ حاضر ہوا تو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایک ایک بات بتا دی۔ وعلمک مالم تکن تعلم ۔ یہ دیکھ کر وہ عمیر، حضرت عمیر بن گئے۔ یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی وسعت دیکھ کر ایمان لے آئے۔

نیز مزید واقعات دیکھنے ہوں تو البرہان ودیگر کتابوں کا مطالعہ کریں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبیک المختار زین المر سلین الاخیار وعلی الہ واصحابہ الی یوم القرار.

پھول نمبر ۵: نبیوں، رسولوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید میں ہے واذ اخذالله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنه . قال أاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری . قالوا اقررنا .قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون. (قرآن مجید)

یعنی یاد کرواے محبوب! جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب وحکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس ایک شانوں والا رسول آئے تصدیق فرماتا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لاؤ، اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا اے میرے نبیو، رسولو! کیا تم نے اس کا اقرار کیا ہے اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا ہے؟۔ سارے نبیوں، رسولوں نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے ہم نے اقرار کیا تو فرمایا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ نیز فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ اب جو اس کے بعد اس سے پھر جائے گا تو وہ حکم عدولی کرنے والوں میں سے ہوگا۔

تفسیر

سیدنا مولیٰ علی شیر خدا حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان ذیشان

ہے:لم یبعث الله نبیا من آدم فمن دونه الا اخذ علیه العهد فی

محمد (صلی الله علیه وسلم)لئن بعث وهو حی لیومنن به

ولینصرنه ویاخذ العهد بذالک علی قومه. (طبرانی،تجلی الیقین)

یعنی سیدنا مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں فرمایا جس سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عہد نہ لیا ہو کہ اگر تمہاری ظاہری زندگی میں میرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو تو وہ اس حبیب یکتا پر ایمان لائے گا اور اس کی مدد کرے گا۔ اور وہ نبی اپنی امت سے بھی یہ عہد لے گا۔

پھر اس مضمون پر اتنی تاکیدیں اتنی تاکیدیں کہ عشق ومحبت والے لوگ پڑھ کر سبحان اللہ، سبحان اللہ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ پڑھ کر دیکھو ’’تجلی الیقین‘‘۔

پھول ۶: مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا.**

یعنی اللہ تعالیٰ کی (عبادت) کے لئے لوگوں پر حج فرض ہے لیکن اس پر جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا **أكل عام يارسول الله**. یعنی یارسول اللہ کیا یہ حج ہر سال فرض ہے۔ یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے حبیب باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس صحابی نے پھر پوچھا تو سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لو قلت نعم لو جبت ولما اسطعتم.** (رواہ احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

یعنی اے میرے صحابی! بار بار مت پوچھا کرو کیونکہ تیرے اس پوچھنے پر اگر میری زبان پر جاری ہو جاتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو تم پر حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ لیکن تم ہر سال حج نہ کر سکتے۔

ذرا شان محبوبی دیکھو:

سبحان اللہ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار نبی بنایا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں ہے: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم. (قرآن مجید)

یعنی اے میرے پیارے حبیب ہم نے قرآن آپ پر نازل کیا ہے۔ اور اس کو بیان کرنے کا اختیار بھی آپ کو دیا ہے۔

توضیح

مثلاً ہم اللہ رب العالمین جل جلالہ کے دربار عرض کریں یا اللہ تو نے ہمیں حکم دیا ہے اقیموا الصلاۃ . اے بندو نماز قائم کرو تو ہم عرض کرتے ہیں یا اللہ ہم فجر کی کتنی رکعت پڑھیں۔ ظہر کی کتنی، عصر کی کتنی، مغرب کی کتنی اور عشاء کی کتنی رکعت پڑھیں اور کس طرح پڑھیں تو ہمارے لئے فرمان جاری ہوگا اے بندو یہ باتیں میرے حبیب سے پوچھو کیونکہ یہ اختیار میں نے اپنے حبیب کو عطا کیا ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم پھر ہم عرض کریں یا اللہ تو نے ہمیں حکم دیا ہے واتوا الزکوٰۃ . اے بندو زکاۃ ادا کرو۔ تو یا اللہ ہمیں بتایا جائے کہ زکاۃ کتنی دیں، عمر بھر میں کتنی بار دیں، کس کس کو دیں تو حکم آئے گا یہ میرے حبیب سے پوچھو۔

ہم عرض کریں یا اللہ تو نے ہم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا ہمیں بتایا جائے

کہ ہم حج کیسے کریں کہاں کہاں جائیں تو فرمان جاری ہوگا یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے مختار بنایا ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیهم . یعنی اے میرے حبیب ہم نے قرآن آپ کی طرف نازل کیا ہے اوراس کے احکام بیان کرنے کا اختیار آپ کو دیا ہے۔

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے عزیز! آنکھیں بند کر کے نہ چل آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کتنے اختیارات عطا کئے ہیں۔ اور پھر اپنے ایمان سے پوچھ کیا یہ کہنا درست ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

نیز مزید حوالہ جات حدیث پاک سے پڑھ تا کہ ایمان جگمگ جگمگ کرنے لگ جائے اور تو خراماں خراماں جنت پہنچ جائے۔

مسئلہ

اگر کوئی مسلمان رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر روزے کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد نہیں کرسکتا تو وہ دو ماہ یعنی ساٹھ روزے پے در پے (لگاتار)

رکھے کہ اگر درمیان میں ایک روزہ بھی رہ گیا تو نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھے گا اور اگر روزے نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے کفارہ اتنا ہی ہے کوئی چوتھی چیز نہیں ہے۔

اختیار

لیکن اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم نائب اکبر رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار

ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا، میں تباہ ہو گیا سرکار نے پوچھا کیا ہوا تو عرض کیا میں رمضان المبارک کا روزہ توڑ بیٹھا ہوں ۔ یہ سن کرامت کے والی شاہ کونین اور مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غلام آزاد کر، اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی استطاعت نہیں ہے میں غلام آزاد نہیں کر سکتا اس پر رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے نہیں رکھ سکتا، فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا یہ سن کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں استطاعت نہیں کہ ساٹھ مسکینوں

کو کھانا کھلاؤں ﴿کفارہ یہیں تک تھا﴾ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے کھجوریں دربارِ رسالت میں حاضر کیں تو رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے والے کو فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور ان کو مدینہ پاک کے مسکینوں پر خیرات کردے یہ دیکھ وہ مچل گیا اور عرض گذار ہوا یارسول اللہ مدینہ منورہ میں مجھ سے کوئی زیادہ محتاج اور مسکین ہے ہی نہیں

فضحک النبی ﷺ حتی بدت نوا جذہ وقال اذھب فاطعمہ اھلک . ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، دار قطنی﴾

یعنی یہ سن کر کہ مجھ سے زیادہ غریب مدینہ منورہ میں کوئی ہے ہی نہیں سرکار ہنسے حتیٰ کہ اس رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک بھی ظاہر ہو گئے اور فرمایا چل جا یہ کھجوریں لے جا اور اپنے بال بچوں کو کھلا دے اہل و عیال کو کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہو گیا۔

دار قطنی میں ہے کلہ انت وعیالک فقد کفر اللہ عنک. یعنی اس روزہ توڑنے والے ﴿رحمت والے مختار نبی کی رحمت

پر مچلنے والے کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور تو اور تیرے بال بچے کھائیں اللہ تعالیٰ نے تیرا کفارہ قبول فرمالیا ہے۔

اور فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ شریف میں ہے کل انت و عیا ک تجزئک ولا تجزی احدا بعد ک . اے روزہ توڑنے والے لے جا تو اور تیرے بیوی بچے کھائیں یہ تیرا کفارہ ادا ہو گیا لیکن تیرے بعد کسی کے لئے یوں جائز نہیں ہے۔ اور سنن ابوداوٗد میں ہے: انما کا ن ھٰذا رخصة لہ خا صة ولوان رجلا فعل ذالک الیو م لم یکن لہ بد من التکفیر . ﴿بحوالہ منیۃ اللبیب﴾

یعنی کفارہ بصورت انعام یہ صرف اُسی کے لئے خاص تھا لہٰذا اب اگر کوئی بھی مسلمان ایسا کرے گا تو شرعی کفارہ ادا کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

﴿حدیث پاک ۳﴾

حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے دوران فرمان جاری کیا کہ حرم مکہ میں نہ تو کوئی شکار کیا جائے نہ کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی بوٹی اُکھاڑی جائے یہ سنتے ہی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا الا الا ذخر. یعنی یارسول اللہ اذخر بوٹی جو ہمارے سناروں اور قبروں میں

کام آتی ہے اس کو مستثنیٰ فرمادیجئے یہ سنتے ہی اس اللہ تعالیٰ کے مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا الا الا ذخر ۔ میں نے اس حکم سے اذخر بوٹی کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ از منیۃ اللبیب﴾

اور میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے کان الحق تعالیٰ جعل له صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرع من قبل نفسه ما شآء کما فی تحریم شجر مکة فان عمّه العباس رضی الله عنه لما قال له یا رسول الله الا الا ذخر فقال صلی اللہ علیہ وسلم الا الا ذخر ولو انّ الله لم یجعل له ان یشرع من قبل نفسه لم یتجر صلی اللہ علیہ وسلم ان یستثنیٰ شیئا مما حرمه الله تعالیٰ. ﴿منیۃ اللبیب﴾

یعنی سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب لبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا ہوا ہے کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جیسے کہ حرم مکہ کی نباتات کے متعلق جب سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حرم مکہ ہے اس میں نہ تو کوئی درخت کاٹے جائیں نہ خودرو بوٹیاں کاٹی جائیں تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کردیا الا الا ذخر ۔ یارسول اللہ اس اذخر بوٹی کو

اس حکم سے مستثنیٰ کر دیں کیونکہ یہ سناروں کے کام آتی ہے نیز ہم اس کو مرنے والوں کی قبروں میں بچھاتے ہیں یہ عرض سنتے ہی اللہ تعالیٰ کے مختار نبی ﷺ نے فرمایا الا الا ذخر . میں اس حکم سے اذخر بوٹی کو مستثنیٰ قرار دیتا ہوں اس کے کاٹنے (اُکھیڑنے) کی اجازت ہے۔

فرمایا امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ یہ مقام ﴿اختیار﴾ نہ دیا گیا ہوتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جرأت ہرگز نہ فرماتے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی اس سے کچھ مستثنیٰ فرمائیں۔

اے میرے مسلمان بھائی اے ایماندار! تیرا دل باغ باغ ہوا یا کہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کو دین کے کاموں میں مختار بنایا ہے اور یہ حدیث پاک صحیح بخاری، صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں مذکور ہے

والحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على نبيك المصطفىٰ وحبيبك المجتبىٰ وعلى آله واصحابه اجمعين.

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اشعۃ اللمعات

میں فرمایا: آنحضرت را مے رسد کہ تخصیص کند بعض احکام را بہ بعض اشخاص واحکام مفوض بود بوے برقول صحیح۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اختیار ہے کہ بعض احکام کو بعض لوگوں کے ساتھ خاص فرما دیں۔

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا:

مذہب مختار آنست کہ احکام مفوض است بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بہ ہر کہ وبہ ہر چہ خواہد حکم کند یک فعل بر یکے حرام کند وبر دیگرے مباح گرداند وایں راامثلہ بسیار است کمالاتخفی علے المتتبع۔ حق جل وعلی پیدا کردہ وشریعتی نہادہ وہمہ برحبیب سپردہ است ﷺ۔ یعنی صحیح اور مختار مذہب یہی ہے کہ سارے حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جس کو چاہیں جو چاہیں حکم فرما دیں ایک ہی کام کسی پر حرام قرار دے دیں اور وہی کام دوسرے کے لئے جائز قرار دے دیں اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جیسے کہ تتبع کرنے والے پر پوشیدہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو پیدا کر کے شریعت بنا کر ساری کی ساری ان کے سپرد کر دی۔ ﴿مدارج النبوۃ﴾

﴿اختیار﴾

ایک صحابی ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے وقت سے پہلے قربانی کر لی پھر

ان کو پتہ چلا کہ وقت سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے اگر کسی نے وقت سے پہلے قربانی کرلی تو دوسری قربانی واجب ہو جاتی ہے پھر جب حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ یہ قربانی چونکہ وقت سے پہلے ہوگئی ہے یہ قربانی جائز نہیں ہوئی وہ فوراً دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور عرض گذار ہوئے یارسول اللہ میں وقت سے پہلے قربانی کر چکا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے فرمان جاری ہوا کہ دوسری قربانی دے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک شش ماہا یعنی چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے ﴿اور شریعت میں قربانی کے لئے بکرے کی عمر ایک سال ہے اس سے ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں﴾ حضرت ابو بردہ کی عرض سن کر اس مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو اسی بکری کے چھ ماہا بچے کی قربانی کر دے اور یہ تیرے لئے جائز ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ ﴿صحیح بخاری از منیۃ اللبیب﴾

والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ ورسولہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین.

اسی لئے ائمہ کرام فقہاءِ عظام نے باب باندھ کر اس اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرمایا ہے چنانچہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: باب

اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بانہ یخص من شآء بما شآء من الاحکام . ﴿خصائص کبریٰ، فتاویٰ رضویہ﴾

باب اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار نبی بنا یا ہے اوران کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دین کے کاموں میں جو چاہیں خاص کردیں

اورارشادالساری شرح صحیح بخاری میں ہے اذکان لہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخص من شآء من الاحکام . ﴿فتاویٰ رضویہ﴾

یعنی حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کواس بات کا اختیار دیا گیا کہ وہ دین کے احکام میں سے جو چاہیں خاص کردیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک الکریم رحمۃ للعالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین.

نیز اس واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے میں حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ اوردین کے کاموں میں مختار نبی ہیں اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو حضرت سیدنا عباس صحابی رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا تھا الا الا ذخر

یارسول اللہ اذخر بوٹی کو مستثنیٰ کردیجئے تو دوسرے صحابہ کرام فوراً کہتے اے عباس! جب اللہ تعالیٰ کے نبی نے رب تعالیٰ کا فرمان سنا دیا ہے تو آپ نے اذخر بوٹی کے کاٹنے کے جواز کا کیوں سوال کیا ہے بلکہ جب کسی صحابی نے انکار نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ اس مسئلہ میں سب کا اجماع سکوتی ہوگیا۔

﴿تنبیہ﴾ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ میری امت کے تہتر ﴿۷۳﴾ فرقے ہوں گے ان میں سے صرف ایک گروہ جنتی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ جنتی گروہ کون سا ہے تو سرکار نے فرمایا: ما انا علیہ و اصحابی. یعنی جنتی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا اور مذکورہ بالا واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام کی طرح حبیب خدا سید انبیاء کو مختار ماننے والا گروہ ہی جنتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے عقائد ونظریات کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ﴿آمین﴾

﴿دنیاوی اختیارات﴾

الحمد للہ رب العالمین تمام تعریفیں اس ذات وحدہٗ لاشریک کے لئے

ہیں جس نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو دین و دنیا میں اپنا خلیفہء اعظم اور نائب اکبر بنا کر دین و دنیا کے اختیارات عطا فرمائے۔ دین کے معاملات میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیارات عطاء فرمائے ہیں ان میں سے کچھ ذکر کئے گئے ہیں۔

اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کو دنیاوی اختیارات عطا فرمائے ہیں ان کی تفصیل دیکھنے کے لئے ''البرہان'' کا مطالعہ کریں۔

یہاں صرف اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ اہل ایمان قبر و حشر کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ ہدایت کے ستارے ہیں کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ مشکل کشا اور حاجت روا تو اللہ ہی ہے اور وہ اس بات کو جاننے کے باوجود ہر مشکل ہر مصیبت ہر پریشانی میں ان کے دربار حاضر ہو جاتے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب اکبر اور خلیفہ اعظم بنا کر بھیجا ہے کیونکہ ان کی عطاء اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے اور ان کا دینا اللہ تعالیٰ کا دینا ہے۔

ان ہدایت کے ستاروں کو اگر سردی لگی تو دربار مصطفےٰ ﷺ پر حاضر ہو کر شکایت کی ان کی سردی گرمی دور ہو گئی۔

قربان جائیں مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو

پھر اگر کسی کا بازو جنگ کے دوران کٹ گیا تو وہ اپنے بازو کو تھامے اس سرکار کی خدمت میں حاضر ہو گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور پھر اس نائب اکبر نے اس بازو کو جسم کے ساتھ لگا دیا تو فوراً اسی وقت بالکل ٹھیک ہو گیا۔

اور اگر کسی کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو اس کے ساتھی اسے اٹھا کر اسی دربار لے آئے جو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور مختار نبی ہیں سرکار نے پنڈلی پر ہاتھ پھیرا تو وہ ایسی ہو گئی جیسے ٹوٹی ہی نہ تھی۔

پھر اگر کسی چشمہ کا پانی کڑوا تھا جو پینے کے لائق ہی نہیں تھا تو اس خلیفہ اعظم اور نائب اکبر نے پوچھا اس چشمہ کا نام کیا ہے عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے تو اللہ تعالیٰ کے مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام نعمان ہے تو صرف نام بدلنے سے وہ چشمہ ہمیشہ کے لئے میٹھا ہو گیا۔

پھر اگر کسی بچے کے جسم پر گرم گرم ہنڈیا اُلٹ گئی اور اس بچے کا جسم جھلس گیا تو اس کی ماں اسے لے کر اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہو گئی جو کہ اللہ تعالیٰ کے مختار نبی اور خلیفہ اعظم ہیں سرکار نے آبِ دہن مبارک لگا دیا تو وہ بچہ اسی وقت بالکل ٹھیک ہو گیا۔

پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم کسی درخت کو بلاتے تو وہ زمین چیرتا ہوا حاضر خدمت ہو جاتا ہے۔

پھر اگر وہ مختار نبی کسی کو فرمادیں تو سفینہ ہے تو وہ ایسا سفینہ ﴿جہاز﴾ بنا کہ اگر وہ سات اونٹوں کا بوجھ اُٹھالیتا تو کوئی بوجھ محسوس نہ ہوتا۔

پھر اگر کسی کے سر پر قرضہ چڑھ جاتا تو وہ بھی اس دربار میں حاضر ہو جاتا جس کو اس بالذات مشکل کشا نے مشکل کشا بنا کر بھیجا ہے تو وہ اس صحابی کے ہاں چلے گئے اور کھجوروں کے ڈھیر پر جلوہ گر ہو گئے تو سارے قرضے اُتر جانے کے باوجود ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔

اور وہ خلیفہ اعظم کسی ایسی بکری جس نے ابھی دودھ دیا ہی نہ تھا اس کا دودھ دوہنے لگے تو دودھ سے گاگریں ہی بھر گئیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نائب اکبر چاند کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نائب اکبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران مشکیزہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیئے تو چالیس آدمیوں نے سیر ہو کر پانی پیا لیکن اس مشکیزہ سے ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا اسی قسم کے بے شمار واقعات جو کہ البرہان شریف میں درج ہیں پڑھ کر دیکھیں۔

کیوں مسلمان بھائی آنکھ کھلی ہے یا نہیں۔ ہاں ہاں جن دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بسیرا ہے وہ تو پڑھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کے نعرے لگائیں گے لیکن جن کے دلوں میں فی قلوبھم مرض والی گولی ہے وہ ہرگز نہیں مانیں گے ایسے لوگ تھانیدار کے اختیاات مان لیں گے، جج کے اختیارات مان لیں گے، کمشنر کے اختیارات مان لیں گے، گورنر کے اختیارات مان لیں گے، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم کے اختیارات مان لیں گے، صدر کے اختیارات مان لیں گے مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب باعث ایجاد عالم ﷺ کے اختیارات ہرگز ہرگز نہیں مانیں گے۔ بلکہ وہ شیطان کے بہکانے سے بیہودہ اعتراضات پیش کریں گے۔ کہ اگر نبی کو اختیار تھا تو اپنے نواسوں کو کیوں نہ بچالیا۔ ہم ان پر الزامی جواب پیش کرتے ہیں کہ تمہارے قول کے مطابق اگر اللہ تعالیٰ مختار ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کو کیوں نہ بچالیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ کے نواسے خدا تعالیٰ کے دشمن نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے پیارے تھے۔ جس پر حدیث پاک گواہ ہے فما ھو جوابکم فھو جوابنا.

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات دیگر کمالات مان لینے کی توفیق عطاء کرے تاکہ مسلمان بھائی دوزخ سے بچ جائیں۔توفیق عطاء کرنے والا وہ رب العالمین ہے (جل جلالہٗ)

پھول نمبر ۷: بے مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو اس کے ساتھ کوئی بندہ خطاب کرے اسے بلائے اور وہ نمازی اس کے ساتھ گفتگو کرے تو نماز ٹوٹ جائے گی مثلاً ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کا بھائی یا باپ یا والدہ یا اس کا استاد یا پیرومرشد یا کوئی ولی یا غوث یا قطب یا کوئی امام یا کوئی صحابی گفتگو کرے اسے بلائے خواہ اتنا ہی پوچھے کہ کیا تو نے فلاں جگہ جانا ہے یا نہیں،تو وہ جواب میں ہاں یا نہیں کہہ دے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ٹوٹ جائے گی۔لیکن اگر کسی بھی نمازی کو حبیب خدا سید انبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں اور وہ نمازی سرکار کی بات کا جواب دے یا چل کر حاضر ہو جائے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ جب سرکار اجازت عطا فرمائیں تو وہ وہیں سے نماز پوری کرے گا جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا مثلاً ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور وہ دوسری رکعت میں تھا کہ اسے تاجدار مدینہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے

بلا لیا اس پر واجب ہے کہ وہ وہیں سے نماز چھوڑ کر حاضر ہو جائے اور جو کام اسے سرکار فرمائیں وہ کرے اور پھر جب حبیب خدا رحمتِ کائنات ﷺ اسے اجازت دیں تو وہ وہیں سے نماز پوری کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اس کی نماز ٹوٹی نہیں فاسد نہیں ہوئی۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علی ابی بن کعب وهو یصلی فدعاه فعجل ابی فی الصلاة ثم جاء فقال رسول الله ﷺ ما منعک ان تجیبنی اذا دعوتک قال کنت فی الصلاة قال الیس الله تعالیٰ یقول یا ایها الذین آمنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم فقال لا جرم یا رسول الله لا تدعونی الا اجبتک وان کنت مصلیاً. (رواہ الترمذی والنسائی وتفسیر مظہری سورہ انفال)

یعنی سیدنا ابی بن کعب صحابی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گذرے اور اسے بلایا صحابی رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں اور اس نے نماز مختصر کر دی پھر فارغ ہو کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صحابی جب

میں نے تجھے بلایا تھا تو تو حاضر کیوں نہیں ہوا صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا یہ سن کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ نہیں فرمایا اے ایمان والو جب تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بلائیں تو فرمان پورا کرو یہ سن کر صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آئندہ جب آپ یاد فرمایا کریں گے میں حاضر ہو جایا کروں گا خواہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

اس حدیث پاک سے فقہاء کرام نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنا اس سے نماز ٹوٹتی نہیں قیل اجابة الرسول لا یقطع الصلاة۔ یعنی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز ٹوٹے گی نہیں۔ ﴿تفسیر مظہری﴾

اور تفسیر ضیاء القرآن میں ہے فقہا کرام نے اس سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور حضور اسے بلائیں تو وہ حاضر خدمت ہو جائے اس کی نماز ٹوٹے گی نہیں اجابة الرسول لایقطع الصلاة۔

الحمد للہ رب العالمین یہ ہے ہمارے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کا دربار الٰہی میں مقام۔ اور یہ ہے شان محبوبی صلی اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ

وبارک وسلم اجمعین۔

پھول نمبر ۸: معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کوہ طور پر گئے۔ بڑے اہتمام کے ساتھ اور اپنی امت کے ستر بزرگ آدمی بھی ساتھ لے گئے اور جب وہاں دیکھا کہ رب العالمین جل شانہ بڑا ہی راضی ہے تو درخواست عرض کر دی: رب ارنی انظر الیک . یا اللہ مجھے اپنا دیدار کرا، تا کہ میں دیدار کرلوں تو جواب ملا: لن ترانی. (قرآن مجید)

یعنی موسیٰ تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتا۔ حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کوئی معمولی ہستی نہیں بلکہ بڑی اونچی شان اور عظمتوں والے ہیں۔ قرآن مجید گواہ ہے وکان عند الله وجیها موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دربار بڑی عزت وآبرو والے ہیں۔ اس کے باوجود دیدار نہ ہوسکا۔

اور ادھر حبیب خدا سید الانبیاء باعث ایجاد عالم ہیں ﷺ، کہ کوئی درخواست نہیں، کوئی کوہ طور پر نہ جانا پڑا، نہ امت کے ستر بزرگ ساتھ لے جانا پڑے، بلکہ ام ہانی کے گھر بستر لگا کر آرام سے سو رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو براق دے کر بھیجا کہ جاؤ اور میرے حبیب کو لاؤ

تا کہ وہ میرا دیدار کر لے اور پھر جبریل علیہ السلام اکیلے ہی نہیں آئے بلکہ گروہ در گروہ ہزاروں کی تعداد میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے ہی اعزاز و اکرام کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ ایسا اعزاز تھا کہ کوئی عالم فاضل کوئی امام یا محدث اس اعزاز کو بیان نہیں کر سکتا۔

پھر جب محبوب کبریا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سارے نبیوں، رسولوں علے نبینا وعلیہم السلام کو بیت المقدس میں جمع کر دیا۔

گویا کہ ان مقدس ہستیوں کو فرمان جاری ہوا کہ: اے میرے پیارے نبیو، رسولو! تم سے میں عہد و پیمان تو لے چکا ہوں اب جا کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھ کر اس عہد و پیمان کی تصدیق کرو۔

بزبان سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ:

گویا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان جاری ہوا۔ اے پیارے آدم تم بھی چلو، اے پیارے نوح تم بھی چلو، اے پیارے ہود تم بھی چلو، اے پیارے خلیل تم بھی چلو، اے پیارے کلیم تم بھی چلو، اے پیارے عیسیٰ تم بھی چلو حتیٰ کہ سارے

نبی، رسول علے نبینا وعلیہم السلام پہلے ہی بیت المقدس میں اکٹھے ہو گئے اور جب نبیوں کے نبی، رسولوں کے امام تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام کے کہنے کے مطابق حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو نماز پڑھا کر ثابت کر دیا کہ واقعی سارے نبیوں، رسولوں اور اولعزم ہستیوں کے امام یہی ہیں۔

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

ما اشھرک ما اشرفک ما امجدک ما ارفعک

کتھے خلق خد اکتھے تیری ثناء ایہ کلماں کاپیاں کتھے جاآڑیاں

پھول نمبر ۹: عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جب موسیٰ کلیم اللہ علے نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کوہ طور پر گئے اور دیکھا کہ رب تعالیٰ بڑا راضی ہے تو درخواست حاضر کر دی۔ واکتب لنا فی هذه الدنیا حسنة وفی الاخرة انا هدنا الیک. (قرآن مجید)

یااللہ تو ہمارے لئے (میرے اور میری امت کے لئے) دونوں جہاں کی خیر اور بھلائی لکھ دے تو فرمان جاری ہوا میرے پیارے نبی یہ دو جہاں کی خیر اور بھلائی تو میں اپنے حبیب کی امت کے لئے لکھوں گا۔

وہ جو کہ میرے حبیب نبی اُمیؐ کی امت ہوگی۔ جس میرے حبیب کی شان تورات وانجیل میں بھی لکھی پائیں گے۔ وہ میرا حبیب جو اپنی امت کو نیکیوں کا حکم کرے گا اور برے کاموں سے روکے گا اور ان کے (امت کے) گلے سے بھاری طوق اتار کر رکھ دے گا۔

سوال

یا اللہ یہ انعامات ساری امت کے لئے ہیں؟

جواب

امت میں سے جو ان کی شان کو صحیح طور پر مانے گا۔ فالذین آمنوا بہ. یعنی جو ان کو مان گیا، سو مان گیا۔ دل میں کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے اور جو امت میں سے ان کی تعظیم وتوقیر کرے گا۔ اور ان کے دین کی مدد کرے گا وہ اس انعام سے مستفیض و مستفید ہوگا۔

نتیجہ

امت میں سے جو اس حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کو، رفعتوں کو پوری طرح نہیں مانتے، اگر مگر کے چکر چلا کر انکار کر

دیں گے وہ اس (خیر دارین) کے حق دار نہیں ہوں گے۔

اللهم احفظنا من آفات الدنیا والآخرة آمین .

والحمد لله رب العالمین .

پھول نمبر ۱۰: اللہ تعالیٰ کے دربار مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے انبیاء کرام علےٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کا جب اپنی اپنی امتوں کے ساتھ مباحثہ مکالمہ ہوتا تو جو امتی کسی قسم کا سوال کرتا یا بے ادبی کی بات کرتا تو اس وقت کے نبی علیہ السلام کو خود ان کے سوالوں، اعتراضوں کا جواب دینا پڑتا۔ لیکن جب حبیب خدا سید الانبیاء باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کسی منکر یا کافر کے ساتھ واسطہ پڑتا اور بعد میں وہ منکر ہرزہ سرائی کرتا یا نازیبا الفاظ کہتا تو اس کا جواب خود رب العالمین جل جلالہٗ عطا فرماتا۔

مثلاً ولید بن مغیرہ نے جو کہ بڑا مالدار صاحب ثروت دنیاوی لحاظ سے صاحب وقار وعزت والا تھا اس نے کہہ دیا کہ محمد جو ہمارے سامنے قرآن پیش کرتا ہے یہ تو پہلے زمانہ کی کہانیاں ہیں: ان هذا الا اساطیر الاولین . تو بجائے اس کے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دیتے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس مغیرہ کے دس عیب بیان کردیئے۔ ولا تطع کل حلاف مهین

ھماز مشاء بنمیم ؕ مناع للیخر معتد اثیم عتل ؕ بعد ذلک زنیم ؕ ان کان ذا مال و بنین ؕ اذا تتلی علیه ایٰتنا قال اساطیر الاولین ؕ

یعنی اے محبوب ایسے شخص کی بات نہ مانیں جو کہ جھوٹی قسمیں کھانے والا، ذلیل آدمی، چغل خور، نیکی سے روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار، سرکش اور ان عیبوں کے باوجود وہ حرام زادہ ہے، جب اس پر ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

پھر جب اس ولید بد بخت نے یہ باتیں سنیں تو تلوار سونت کر بھاگا اپنی ماں کی طرف اور جا کر کہا اماں محمد نے مجھ پر عیب لگائے ہیں اور آخر میں کہا ہے یہ ولید حرام زادہ ہے۔ تو اماں تو سچ سچ بتا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ ورنہ میں تیری گردن اُڑا دوں گا۔ ماں نے کہا بیٹا سچی بات یہ ہے کہ تیرا باپ نامرد تھا اور تھا صاحب ثروت (مالدار) تو میں نے سوچا کہ اگر اس کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو اس کے مرنے کے بعد سارا مال و دولت رشتہ دار لے جائیں گے۔ تو میں نے ایک غلام خریدا اور اس کے ساتھ ہمبستری کی۔ جس کی وجہ سے تو پیدا ہوا تھا۔ پھر عیاں ہوا کہ یہ ولید قرآن مجید کے واقعات کو

اساطیر الاولین یعنی پہلے لوگوں کی کہانیاں کیوں کہتا ہے۔ سچ بات ہے کہ اگر وہ حرام زادہ نہ ہوتا تو ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان لے آتا اور دوزخ سے بچ جاتا۔

پھول نمبر ۱۱: عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وحی کے آغاز کے بعد کچھ دن وحی نہ آئی تو ایک کافرہ عورت نیز کچھ کفار دشمن لوگوں نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ محمد کے رب نے محمد کو چھوڑ دیا ہے اور ناراض ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ہرزہ سرائی کے دفیعہ کے لئے ایک پوری سورت نازل فرمادی کہ جس سورۃ پاک کا ایک ایک لفظ شان محبوبی کو بیان کر رہا ہے ذرا دل کو حاضر کر کے سنیں۔

والضحیٰ ° والیل اذا سجیٰ ° ما ودعک ربک وما قلیٰ ° یعنی اے میرے محبوب مجھے دن چڑھے کی قسم اور رات کے چھا جانے کی قسم نہ تو تیرے رب تعالیٰ نے تجھے چھوڑا ہے نہ تجھ سے ناراض ہوا ہے۔ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ ° اے پیارے حبیب تیری تو ہر آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ قانون ہے:

الدال علی الخیر کفاعلہ۔ جو شخص کسی کو نیکی کا حکم کرے تو اس نیکی

کا حکم دینے والے کو بھی پورا پورا ثواب ملے گا۔لہٰذا اس قانون کے اعتبار سے قیامت تک ساری امت جتنی نیکیاں ، جتنے اچھے کام کریں گے سب کا ثواب اس نیکی کا حکم دینے والے حبیب خدا سید الانبیاء والی امت ﷺ کے نام بھی پورا پورا ثواب لکھا جائے گا۔

﴿نوٹ﴾ کیا کوئی اندازہ کرسکتا ہے کہ اس قانون کے مطابق سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کتنی نیکیاں ہیں میں کہتا ہوں کہ کوئی اندازہ کرہی نہیں سکتا۔ذالک فضل اللہ یؤتیه من یشاء .

واللہ ذو الفضل العظیم.

پھر فرمایا اے پیارے حبیب: ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ° عنقریب تجھے تیرا رب تعالیٰ اتنا عطاء کرے گا، اتنا عطاء کرے گا کہ تو راضی ہو جائیگا۔ہم نے تو تجھے راضی کرنا ہے۔

خدا کی رضاء چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

﴿پھول نمبر۱۲: نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے﴾

ابن عساکر وابن نجار نے اپنی تاریخوں میں ابوالحسن علی بن

عبداللہ ہاشمی سے روایت کی کہ میں بلادِ ہند گیا تو میں نے ایک گاؤں میں سیاہ رنگ کے پھول کا ایک درخت دیکھا وہ سیاہ پھول ایک بڑے پھول میں کھلتا تھا نہایت پاکیزہ خوشبودار اس کی پنکھڑیوں کا رنگ سیاہ تھا اور ان پتیوں پر سفید حروف میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق لکھا تھا۔ مجھے شبہ ہوا اور میں نے گمان کیا کہ شاید یہ پھول مصنوعی ہے اس کے بعد میری نظر ایک اور کلی پر پڑی میں نے ہاتھ سے اسے کھولا تو دیکھا اس میں بھی ویسا ہی لکھا ہوا تھا۔ اسی بستی میں ایسے پھول بہ کثرت تھے حالانکہ اس بستی کے باشندے بت پرست ہیں۔ وہ اللہ عزوجل کو جانتے بھی نہیں۔

والحمدللہ رب العالمین۔ ایمان والے جانتے ہیں کہ سارا قرآن مجید ہی عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھولوں سے معمور ہے۔ لیکن بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ لکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ میرا رب کریم اتنا مہربان ہے اتنا مہربان کہ کوئی ایک لفظ بھی اس کے پیارے حبیب رحمت کائنات باعث ایجادِ عالم فخر آدم و بنی آدم ﷺ کی شان میں لکھ دے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز اسے جنت الفردوس عطاء کر دے یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ واللہ ذو الفضل العظیم

پھول نمبر ۱۳ شفاعت کبریٰ

شفاعت کبریٰ کتابی صورت میں علیحدہ چھپ چکی ہے جو کہ بی ،سی ٹاور جناح کالونی فیصل آباد سے دستیاب ہے ۔حاصل کریں اور پڑھیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے حبیب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے وافر حصہ عطا کرے۔آمین

تشکر

الحمدللہ رب العالمین کہ میں نے شان محبوبی کے چند پھول اپنی بساط کے مطابق قرآن وحدیث سے تحریر کیے ہیں اور میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ وہ خالی الذہن ہوکر اور فرقہ بندی سے بالاتر ہوکر اس مضمون کو پڑھیں ،ان شاء اللہ مشام ایمان ان روحانی پھولوں سے معطر ہوجائیں گے۔

لیکن جن کے دلوں میں حسد وبغض کی بیماری ہے فی قلوبهم مرض ان کو ان روحانی اور ایمانی پھولوں کی خوشبو کچھ محسوس نہ ہوگی جیسے کہ ایک بوتل ہو جو کہ شراب یا پیشاب یا کسی گندی بدبودار چیز سے لبریز (بھری)

ہو اور اس بوتل میں گلاب یا چنبیلی کا خوشبودار عطر ڈالا جائے تو وہ عطر بوتل کے اندر کیسے جائے گا؟ کیونکہ وہ بوتل تو اس گندی چیز سے کناروں تک بھری ہوئی ہے اب اس میں کوئی خوشبودار عطر ڈالا جائے تو وہ عطر تو باہر باہر ہی گر کر ضائع ہو جائے گا۔

واقعہ

سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دوران درس واقعہ سنایا کہ انگریز کے دور میں یعنی جب ہندوستان میں برطانیہ کی حکومت تھی۔ سیالکوٹ میں کچھ ایسے لوگ تھے جن کے دلوں میں فی قلوبھم مرض والی بیماری تھی انہوں نے وہاں جلسہ کرانا چاہا اور ڈپٹی کمشنر کو درخواست پیش کی جو کہ منظور ہوگئی یعنی ان کو جلسہ کی اجازت مل گئی اور جب جلسہ کے دن قریب آئے تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایس پی صاحب کو بلا کر کہا کہ وہاں جلسہ گاہ میں پولیس بھیجو تاکہ کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہو اور ایس پی صاحب نے تھانیدار کو آرڈر کیا کہ پولیس لے کر جلسہ گاہ میں پہنچ جاؤ اور پھر ایس پی صاحب بھی آگئے اور جلسہ گاہ کی ایک طرف کرسی لگا کر بیٹھ گئے اور پھر جب مولوی صاحب بیان کرنے کے لئے منبر پر بیٹھے تو شروع سے

لے کر آخر تک یہی بیان کیا کہ نبی کو کوئی اختیار نہیں تھا اگر نبی کو اختیار ہوتا تو اپنے نواسوں کو کیوں نہ بچا لیا اور ساری تقریر میں اگر مگر کے چکر چلا کر یہی بیان کیا کہ نبی کو کوئی اختیار نہیں تھا۔

اور پھر جب جلسہ ختم ہوا تو ایس پی صاحب نے تھانیدار سے کہا اس مولوی کو میرے دفتر میں لے کر آؤ اور پھر جب تھانیدار صاحب مولوی صاحب کو لے کر ایس پی صاحب کے ہاں پہنچے تو ایس پی صاحب نے پوچھا مولوی صاحب میں کون ہوں؟ مولوی نے کہا، آپ ایس پی ہیں ایس پی صاحب نے پوچھا، مولوی صاحب میرا کچھ اختیار ہے؟ مولوی صاحب نے کہا آپ پورے ضلع کے مختار ہیں یہ سن کر ایس پی صاحب جلال میں آ گئے اور کہا مولوی لعنت تمہارے عقیدہ پر، ارے بد بخت میں تیرے جیسا انسان ہوں فرق صرف اتنا ہے کہ میں سرکاری ملازم ہوں اور تو مجھے پورے ضلع کا مختار مان رہا ہے اور جن کی خاطر زمین بنی، آسمان بنا، عرش و کرسی بنے ان کا کوئی اختیار نہیں؟ اٹھ دفع ہو جا، میرا بس چلے تو میں تجھے جیل بھیج دوں۔

سوال

میرا سوال ہے کہ ایسے مولوی کو پھول نمبر ۶ میں جو آیات اور احادیث مبارکہ نیز ائمہ دین، اولیاء کاملین کے ارشادات مبارکہ ہیں ان میں سے کچھ نظر نہیں آتا؟ لیکن حقیقت میں بات وہی ہے فی قلوبھم مرض والی گندگی جب تک دل سے نہیں نکالیں گے ایسے لوگوں کے دلوں کو ان روحانی اور ایمانی پھولوں کی خوشبو معطر نہیں کر سکتی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا محتاج

ابو سعید **محمد امین** غفرلہ ولوالدیہ

۲۸ ذوالحج ۱۴۳۳ھ